حج وعمرہ کا طریقہ

مرتبہ:

فقیر سید محی الدین میر لطیف اللہ ساہ قادری

فرزند و جانشین خواجہ ابوالخیر میر مومن علی ساہ قادریؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حج وعمرہ کا طریقہ

﴿ زیارتِ رسول ﷺ ﴾

جس نے میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی
اس نے گویا میری زندگی میں میری زیارت کی۔ (حدیث پاک)

سفر نامہ حج و زیارت
(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

: تلبیہ :

لَبَّیکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیکَ، لَبَّیکَ لاَ شَرِیکَ لَکَ لَبَّیکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لاَ شَرِیکَ لَکَ ہ

فقیر سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری
فرزند و جانشین خواجہ ابوالخیر میر مومن علی شاہ قادریؒ

بسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

فہرست مضامین

1	فہرست	I-V
2	1: دیباچہ	2
	حج وعمرہ مسائل وطریقہ نقشہ	4
	2: پیش لفظ	5
3	3: نعتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	8
4	4: مختصر سفرنامہ حج وعمرہ وزیارت	6
5	5: حج	18
	حدیث شریف[۱] توشہ اور سواری کا مالک ہو جو اسکو بیت اللہ تک......	18
	حدیث شریف[۲] حج عمر بھر میں ایک بار فرض ہے	18
	حدیث شریف[۳] ایک عمرہ اور دوسرے عمرہ تک درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے۔	19
	حدیث شریف[۴] اسکے لئے اللہ کا ذمہ ہے۔	19
	حدیث شریف[۵] جس نے ماہ رمضان میں عمرہ کیا گویا اس نے میرے ساتھ حج کیا	19
	حدیث شریف[۶] سب سے بڑا گناہ گار......گمان کرے......	19

20	زیارتِ مدینہ منورہ	6
20	6: زیارت مدینہ منورہ	7
20	حدیث[۱] خانہ کعبہ کا حج کیا اور میری زیارت نہ کی ہو اس نے مجھ پر ظلم کیا	
20	حدیث[۲] جس نے میری زیارت کی اس پر میری شفاعت واجب ہے	
20	حدیث[۳] میرے وصال کے بعد میرے قبر کی زیارت کی گویا میری زندگی میں میری زیارت کی۔	
20	حدیث[۴] مدینہ کی خاک جزام کے لئے شفاء ہے۔	
20	حدیث[۵] مدینہ کی خاک ہر بیماری کیلئے شفاء ہے۔	
21	حدیث[۶] مدینہ کی سختی اور شدت برداشت کرے اس کیلئے میں گواہ اور شفیع	
21	حدیث[۷] میری مسجد میں چالیس نمازیں پڑھے جن میں ناغہ نہ ہو تو	
22	7: حج اور عمرہ	8
22	حج	
22	عمرہ	
22	عمرہ ائمہ کے انزدیک	
22	حج کی تین قسمیں	
23	احرام باندھنا	
24	تلبیہ	
25	8: عمرہ کے لئے طواف کعبۃ اللہ کے مسائل	9

10	9: نقشہ برائے کعبۃ اللہ شریف	28
11	10: عمرہ کے لئے صفاء ومروا کے درمیان سعی کے مسائل	29
12	11: حج کے مسائل	31
	حج کا طریقہ	32
	مدینہ منورہ میں آمد	37
	جنت البقیع	40
13	نقشہ بقیع	42
	تفصیلاتِ مزاراتِ صحابہ کرام	43

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ‘

لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ

اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَۃَ لَکَ وَ الْمُلْکَ ‘

لَا شَرِیْکَ لَکَ

حج وعمرہ کا طریقہ

Page No	Questions	Sl.No
3	طریقہ عمرہ کو عمرہ گیئڈ(umra guide) کے جدول(flowchart)کے زریعے پیش کیجئے؟	1
4	حج وعمرہ کا طریقہ اوراحکام کوجدول (flowchart) کے ذریعہ سے واضح کیجئے؟	2
5	مکہ مکرمہ کی برکت واہمیت واضح کیجئے؟	3
8	حجِ بیت اللہ پر موضوع ہوئی، حضرت لطیف قادریؒ کی نعت شریف پیش کیجئے؟	4
9	حضرت لطیف قادریؒ کا مختصر سفر نامہ حج وعمرہ وزیارت رسولِ مکرم ﷺ بیان کیجئے؟	5
18	حج وعمرہ کے احکامات قرآن وحدیث کی روشنی میں مختصراًمگر واضح بیان کیجئے؟	6
22	حج وعمرہ کے احکامات قرآن وحدیث کی روشنی میں مختصراًآج وعمرہ واحرام باندھنے کے مسائل وسمجھاؤ؟	7
25	عمرہ کیلیئے طوافِ کعبہ للہ کے مسائل پر واضع روشنی ڈالیئے؟	8
29	عمرہ کیلیئے صفاومروا کے درمیان 'سعی' کرنے کے مسائل پر واضح روشنی ڈالیئے؟	9
31	حج کے اقسام، مسائل واحکامات پر ایک تفصیلی بیان کیجئے؟	10
37	مدینہ منورہ میں آمد اور ادابِ زیارتِ رسول اللہ ﷺ کے مسائل جامع بیان کیجئے؟	11

Back to Questions

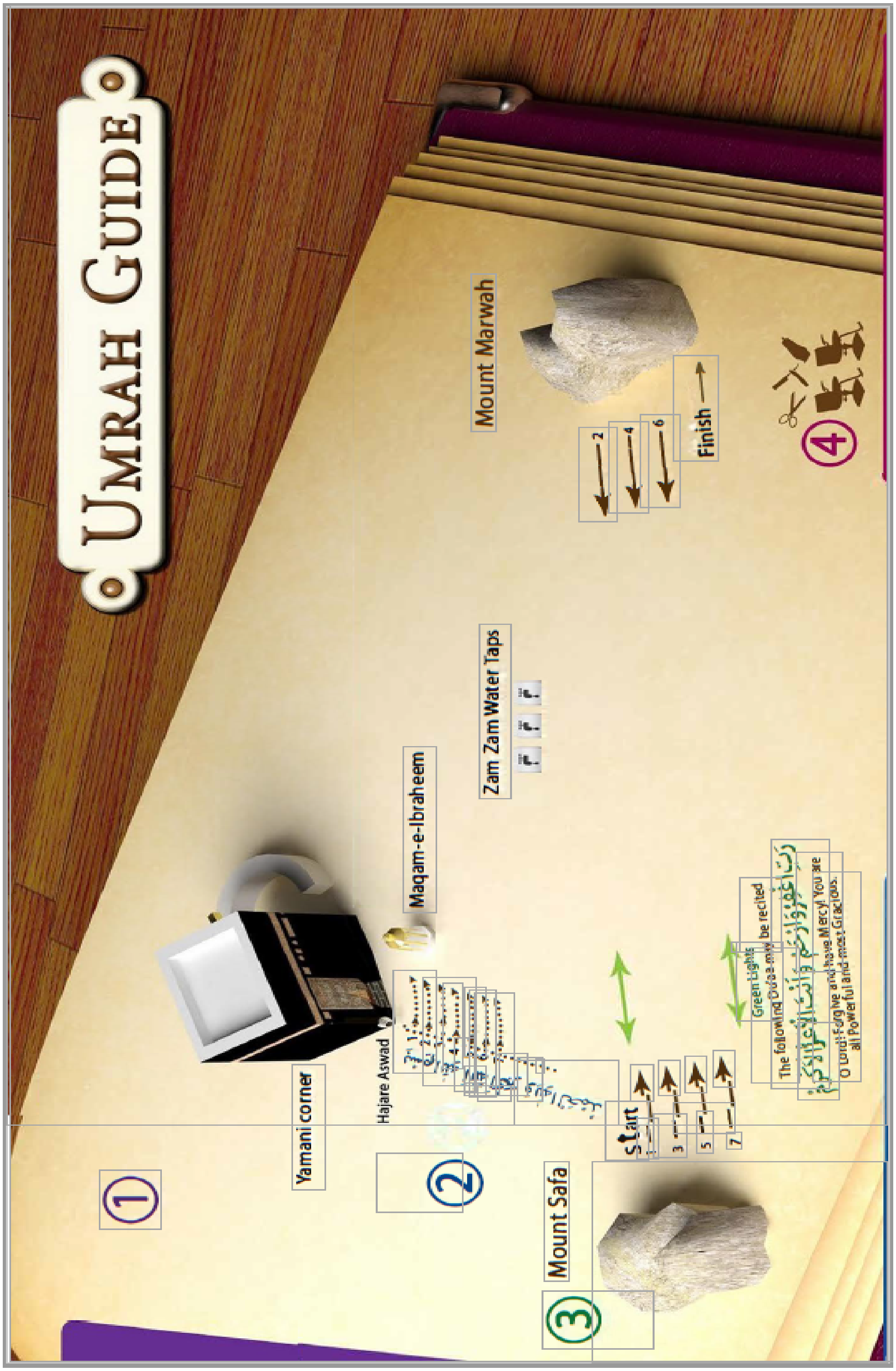

Back to Questions

مدینہ منورہ

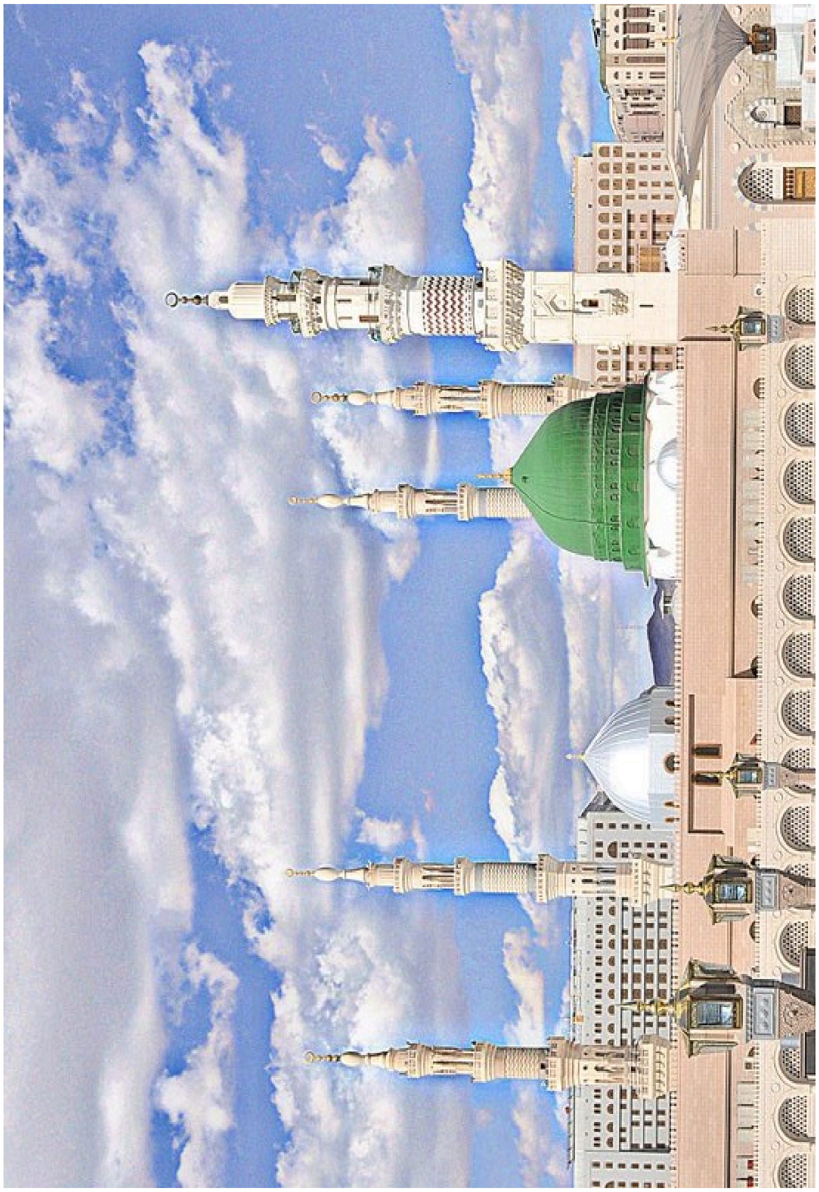

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حج وعمرہ کا طریقہ

﴿زیارتِ رسول ﷺ﴾

جس نے میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی
اس نے گویا میری زندگی میں میری زیارت کی۔ (حدیث پاک)

سفرنامہ حج وزیارت
(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

تلبیہ:

لَبَّیکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیکَ، لَبَّیکَ لَا شَرِیکَ لَکَ لَبَّیکَ اِنَّ الحَمدَ وَ النِّعمَۃَ لَکَ وَالمُلکَ، لَا شَرِیکَ لَکَ ہ

فقیر سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری
فرزند و جانشین خواجہ ابوالخیر میر مومن علی شاہ قادریؒ

لَبَّیکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیکَ، لَبَّیکَ لَا شَرِیکَ لَکَ لَبَّیکَ اِنَّ الحَمدَ وَ النِّعمَۃَ لَکَ وَالمُلکَ، لَا شَرِیکَ لَکَ ہ

Back to Questions

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ‘ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ‘ لَا شَرِيْكَ لَكَ ه

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

1۔ دیباچہ (Introduction)

الشیخ خواجہ ابوالخیر میر مومن علی شاہ قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ

2/ مئی (1919) تا 24/جون (1972)

پدر ماجد سیدی ومرشدی ڈاکٹر خواجہ ابوالخیر میر مؤمن علی شاہ قادری چشتی کا شمار سادات گھرانے کے نامور صالحین واقطابِ زمانہ میں ہوتا ہے حضرت قبلہؒ اپنے جداعلیٰ حضرت محبوب سُبحانی غوثِ الاعظم الشیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے شیدائی ونورنظر ہیں آپؒ کی پوری زندگی بہترین اخلاق وکردار صبر وشکر الٰہی کا نمونہ رہی۔آپؒ کو ربُّ العزت حق سبحانہ تعالیٰ نے قلب سلیم اور چشم بیناً سے سرفراز فرمایا۔

بے شمار مریدیں معتقدین آپ کی تعلیم وتربیت اور صحبت بابرکت سے فہم صحیح اور تزکیہ نفس سے آراستہ ہوتے رہے۔مجھ کمتر پر بھی آپؒ کی خصوصی کرم نوازیاں ہیں۔اُسی سلسلہ تعلیم کو عام فہم انداز میں قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی ضرورت کے پیش نظر مجھ فقیر حقیر نے یہ درسی کُتب کی ترتیب واِشاعت کے اہم کام کی شروعات کی ہے اور بفضل تعالیٰ دینیاتی اوراخلاقی نظریہ فکر کی تکمیل میں کُتب عرفانی شائع کئے جارہے ہیں جونہایت عام فہم ہیں۔ بلکہ حسب ضرورت انگریزی الفاظ کا بھی استعمال کیا گیا ہے تاکہ قارئین کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

گو کہ یہ کام انتہائی مشکل ہے لیکن میرے والدین کے منشیٰ کی تکمیل ہے میں اس کتاب کو جو بچوں اور بڑوں کو حج اور عمرہ سے وقفیت کے طور پر ترتیب دی گئی ہے میرے پدر ماجد

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

عالی مقام سیدی حضرت خواجہ ابوالخیر میر مومن علی شاہ قادریؒ کی نذر کرتا ہوں۔ اور اِسے اُنکی کی نظر کرم کا صلہ تصور کرتا ہوں۔

چنانچہ جو کتب زیر طباعت ہیں ان میں قابلِ ذکر

۱) صراطِ مستقیم وراہِ سلوک ۲) مراءتِ معراج المبارک

۳) غزواتِ نبوی ﷺ ۴) فضائلِ رمضان المبارک

۵) طریقہ ومسائلِ حج وعمرہ ۶) آسان علمِ تجوید قرآن

۷) بنیادی نصاب دینیات واخلاقیات (سوال وجواب پرمبنی) چار حصوں میں بچوں کیلئے۔

ان کتب کے علاوہ جو زیر ترتیب وتکمیل کتب ہیں وہ کشکول قادریہ (حقائق ومعارف پر مبنی) نقشِ قدم رسول ﷺ (ائمہ ومجتہدین اور فنِ حدیث کے متعلق) ہیں۔ مزید ٹلی ایجوکیشن کے مدِ نظر تفسیر قرآن مجید کے آڈیو سی ڈیز اور کیسٹ خود میری اپنی آواز میں تیار ہو رہے ہیں تاکہ قرآن فہمی کو خصوصاً طلباء وطالبات میں عام کیا جاسکے۔ بفضلِ تعالیٰ یہ بہت مقبول ہو رہے ہیں۔

آخر میں اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے مرشدین کامل کے وسیلہ وطفیل میں میری سعی کو اپنی مقبولیت سے سرفراز فرمائے اور میری جانی انجانی کوتاہیوں کو معاف فرمائے۔ آمین!

خادم

سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری

یم یس (الکٹرانکس) سابق مہتمم پولس حیدرآباد

ربیع اول ۱۴۲۶ء اپریل ۲۰۰۵ء

Back to Questions

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

مسائل حج

تین فرائض

- احرام: شرطِ حج ہے۔
- عرفات میں وقوف یعنی ٹھرنا
- طوافِ زیارۃ 10 تا 13 ذی الحجہ کسی دن

ترکِ فرض سے حج ادا نہیں ہوتا اور ترکِ واجب پر دم (زائد قربانی) لازم آتا ہے۔

پانچ واجبات

- 10 ویں شب میں مزدلفہ میں وقف یعنی ٹھیرنا
- 10 تا 12 یا 13 ذی الحجہ رمی جمار یعنی کنکریاں مارنا
- 10 ذی الحجہ قربانی حلق یا تقصیر
- ''سعی'' صفا، مروہ کے درمیان دوڑنا (طواف قدوم اور وداع میں)
- طواف صدر یا وداع کرنا (حائض عورت پر واجب نہیں۔)

نوٹ: باقی اداب حج ہیں اور بہتر ہے۔

حج تمتع کرنے کا طریقہ

عمرہ 1/ شوال تا 7/ ذی الحجہ تک کوئی ایک دن

- احرام باندھنا اور جہاز میں سوار ہونا اور نیت عمرہ برائے حج کرنا
- طواف کعبہ کرنا اظطباع اور رمل کے ساتھ
- سعی یعنی صفا و مروہ کے سات چکر کرنا
- حلق یا تقصیر یعنی بال منڈوانا یا کروانا
- حلال: احرام اتار دینا

حج 8 تا 13 ذی الحجہ تک

- 8/ ذی الحجہ پھر حج کیلئے احرام باندھنا
- طواف قدوم کرنا۔ سعی کیساتھ یا پھر بغیر سعی کے جیسی سہولت و
- منیٰ روانہ ہونا اور 8/ ذی الحجہ منیٰ میں گزارنا۔
- 9/ ذی الحجہ فجر پڑھکر عرفات کو روانہ ہونا، نماز ظہر اور عصر ملا کر (جمع تقدیم) ظہر کے وقت میں ادا کرنا۔
- اسی شب مزدلفہ میں ٹھیرنا۔ اور نماز مغرب اور عشاء ملا کر (جمع تاخیر سے) عشاء کے وقت میں ادا کرنا۔
- 10/ ذی الحجہ فجر پڑھکر مزدلفہ سے منیٰ کو واپس پہونا۔ منیٰ میں رمی عقبہ کرنا۔ قربانی ادا کرنا۔ پھر حلق یا تقصیر کر کے حلال ہونا۔ (احرام کھولدینا)
- 10 تا 12 یا 13 ذی الحجہ کسی دن طواف زیارۃ کعبہ ادا کر لینا۔
- 11، 12 یا 13 ذی الحجہ ہر روز 'رمی جمار' تینوں جمرات پر کرنا۔
- 12 یا 13 ذی الحجہ کو مکہ واپس ہو جانا اور مکہ چھوڑنے سے پہلے طواف ودع ادا کرنا

2۔ پیش لفظ

الحمدللہ و نصلی علیٰ رسول الکریم امابعد

سب تعریف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کیلئے ہے جو سارے جہاں کا رب ہے۔ رحمٰن ہے رحیم ہے۔ درود و لاکھوں سلام ہمارے آقائے نامدار محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو ساری کائینات (کافہ الناس) کیلئے رسول و نبی اور رحمت العالمین و خاتمہ النبین بنا کر مبعوث فرمائے گئے۔

واضع ہو کہ کعبہ جو مکہ معظّمہ میں ہے کے قبلہ بنائے جانے کی وجہ ''جہت جامع'' (Comprehensive Direction) ہے جس سے مسلمانوں میں تنظیم (Organisation) پیدا ہوئی۔ یہ بزرگوں کے رہنے کی جگہ ان کی بنائی ہوئی عبادت گاہ ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے پہلے اس کو بنایا تھا۔ ابراہیم علیہ السلام مسلمانوں یہودیوں اور نصرانیوں (کرسچنس) کے متفق علیہ (Common) بزرگ تھے۔ کعبہ انکا بنایا ہوا ہے۔ اس کو نہ ماننا ابراہیم علیہ السلام کو نہ ماننا ہے۔ نیز اس میں بتوں کا بٹھانا، غیر اللہ کی پوجا کرنا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اتباع اور ان کو ماننے کے سراسر خلاف ہے۔ نبی الآخرالزماں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے بحکم خدا کعبہ کو بتوں سے پاک کر دیا اور پھر سے کعبہ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدَ الرَّسُوْلُ اللّٰہ کے ماننے والوں کیلئے عبادت گاہ ہوگیا۔ اور ان شاء اللہ قیامت تک رہے گا۔

بزرگوں کے مقامات میں خیر و برکت رہتی ہے۔ ان مقامات کی طرف توجہ کرنے سے ان بزرگوں کی یاد پیدا ہوتی ہے اور انکی توحید و اخلاص کا اثر دلوں پر پڑھتا ہے۔ حج مسلمانوں کی مخصوص عبادت ہے لہذا محلِ امتیاز کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔

Back to Questions

یہ ایک حقیقت ہے کہ انسان میں عقل اور محبت ودیعت (Bestowed) رکھے گئے ہیں۔

اسلامی عبادتوں میں دونوں کا لحاظ رکھا گیا ہے۔اس بات کا احساس نماز اور حج کے ارکان کی ادائی پر غور کرنے سے ہوتا ہے۔جیسے نماز میں دست بستہ (ہاتھ باندھ کر) کھڑے ہونا، سرِ تسلیم خم کرنا (جھکنا)، قدموں پر سر رکھدینا یا زمین بوسی کرنا۔اور حج میں گھر دار اور وطن کو چھوڑنا، احرام باندھنا، حاضر و ناظر (لبیک) پکارنا، گھر (کعبہ) کے صدقہ ہونا (چکر لگانا)، سنگ بوسی کرنا (حجر اسود چومنا)، دوڑنا (صفا و مروا پر)، کعبہ سے جنگل نکل جانا (منیٰ و عرفات کا وقوف)، پتھر مارنا (رمی جمار)، بالوں اور ناخنوں کا بڑھ جانا، سر میں اور کپڑوں میں کچھ جوؤں کا پڑھ جانا، آخر میں جان دینے پر تیار ہو جانا، محبوب کا اسکی قربانی سے مبدل (Compensate) کردینا۔ یہ سب عشق و محبت (Love & Affection) کے مناظر ہیں۔سرگشتگیِ محبت (گرفتارِ محبت) کا مظاہرہ ہے۔ حبیب (اللہ تعالیٰ) کی رضامندی کی خاطرِ محبوب (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) جن کی اتباع اور اطاعت و محبت میں، مسلمان جب یہ ادائے عاجزی و انکساری کرتے ہیں، اسکے عوض رَبُّ الْعِزَّتُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اُن کو سارے خطاؤں اور گناہوں سے پاک کر دیتا ہے۔ اور لامحدود اجر و ثواب کا مستحق قرار دیتا ہے۔یہ اُس کی شانِ کریمی کا تقاضہ ہے۔ورنہ ہم کیا ہمارے اعمال کیا۔

یہ اللہ برتر سبحانہٗ و تعالیٰ کا احسان عظیم ہے اور اُسکے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سرورِ دو جہاں رحمۃ اللعالمین کا صدقہ و طفیل ہے کہ اُس نے مجھ جیسے نا اہل کمتر حقیر و فقیر کو اپنے بیت اللہ کا حج و عمرہ نصیب فرمایا اور اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے بھی سرفراز فرمایا۔اُسکا جتنا بھی شکر ادا کروں بہت کم ہے۔اُس حج کرنے کا اَثر یہ ہوا کہ میں اپنے آپ کو دنیا میں سب سے کمتر اور گناہ گار محسوس کرتا ہوں اور ہر وقت اُسی رب العزت کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلائے ہوا ہوں کہ وہ مجھ گناہ گار پر جو سرکار

Back to Questions

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ ہ

صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہے ہر وقت نظر کرم فرمائے اور دین و دنیا کو سنوار کر خاتمہ بالخیر فرمائے اور میری ذرّیت (اولاد) و قرابت داروں اور احباب کو بھی اپنے دامن رحمت میں پناہ دے۔ آمین۔ حج کی تکمیل کے بعد 13/ ذی الحجہ کو جب میں کعبۃ اللہ کا طواف کیا تو اطمنان قلب کا جو عالم تھا وہ اس سے پہلے کبھی نہ تھا۔ اس بات کا اندازہ اس نعتِ شریف سے ہوسکتا ہے جو مجھ کو خانہ کعبہ سے اپنے کمرہ (روم) تک آتے ہوئے موزوں ہوئی۔ میرے احباب جو حج کیلئے اِس سال یعنی 2005ء میں جانے والے ہیں اُن کے اصرار پر یہ رسالہ لکھا ہوں اور اُن حضرات کو باضابطہ کلاس لے کر سمجھا کر ایک اِس رسالہ کی کاپی ساتھ دے کر روانہ کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میری اس سعی کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم طفیل میں قبول و مقبول فرمائے آمین۔

خادم

فقیر سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری ایم۔ ایس (الکٹرانکس)

فرزند و جانشین خواجہ ابوالخیر میر مومن علی شاہ قادریؒ

Back to Questions

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ' لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ' لَا شَرِيْكَ لَكَ ہ

3۔ نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

(جو اختتامِ حج پر موزوں ہوئی)

سکونِ قلب حاصل ہوگیا صدقے تیرے صدقے
میں کیا تھا اور اب میں کیا ہو گیا صدقے تیرے صدقے

حرم پاک کا طواف اور عرفات کا وقوف
ہے مزدلفہ میں بھی تو ہی جلوہ کندہ صدقے تیرے صدقے

دعائیں خوب مانگا اور اس سے بھی سوا پایا
بتاؤں کیا کہ وہ خود مل گیا صدقے تیرے صدقے

خیال غیر کا شیئہ بھی اب باقی نہیں مجھکو
تجھے پاتے ہی خود میں کھو گیا صدقے تیرے صدقے

رسول ﷺ پاک کا صدقہ یہاں بھی اور وہاں بھی ہے
غلاموں کو نہیں ڈر کوئی بات کا صدقے تیرے صدقے

میرے مولا میرے آقا میرے دلبر میرے راہ بر
تہہ دل سے ہوا ہے قادریؔ صدقے تیرے صدقے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ سَلِّمْ ہ

Back to Questions

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكُ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ، لَا شَرِيْكَ لَكَ ه

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

4۔ مختصر سفرنامہ حج وعمرہ وزیارت

مسجد نبوی وروزئے نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

از خادم سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری، قادریؔ

میرا حج مبارک کا سفر ۲۰ ذیقعدہ ۱۴۲۴ھ ۱۳/جنوری ۲۰۰۴ء کو رات 11.45 PM بروز سہ شنبہ (منگل) سعودی اِیر لائن flight no. sv-1523 کے ذریعہ حیدرآباد اِیرپورٹ سے حج کمیٹی کے تحت شروع ہوا۔ جدہ ایر پورٹ پر اُسی رات 3.20A.M (حیدرآباد کے وقت کے مطابق 6.00PM) کو بفضل تعالیٰ پہنچے۔ اس سے پہلے مکان سے اِحرام باندھ کر حیدرآباد حج ہاؤز میں اسقبالیہ میں شامل ہو کر لگیج (سامان) حج ہاؤز پر ہی جمع کردیا گیا تھا۔ ہم کو سامان کے ساتھ ایر پورٹ حیدرآباد کو پہنچا دیا گیا۔ Air ticket اور زرِ مبادلہ 2150 ریال بھی دیئے گئے۔

جدہ اِیر پورٹ پر حج کمیٹی کے لوگوں کی مدد سے تمام counters پر اندراج (Entry) کی تکمیل کر کے سامان (اٹھانے میں مدد کر کے) بس کے ذریعہ وہاں صبح 6.30AM پر روانہ ہوے۔ 8.30.AM کو مُعلم کے گھر مکہ شریف پہنچے۔ ناشتہ کا انتظام کیا گیا تھا جسے بس ہی میں کھانا پڑا۔ پھر پاسپورٹ وغیرہ کی چکنگ اور روم کے الاٹمنٹ کے بعد حرم شریف سے 100 سو گز کے فاصلہ پر 14 جنوری 21 ذیقعدہ چہارشنبہ کو اوقاف کی عمارت 1002B رُوم 414 میں پہنچا دیا گیا۔ یہ اَجیاد ہاسٹل کے مقابل واقع ہے۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے ظہر کی نماز مکّہ مکرّمہ کے حرم پاک میں

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ' لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ' لَا شَرِيْكَ لَكَ ہ

ادا کی اور نماز عصر کے بعد عمرہ کا طواف پھر نماز مغرب کے بعد سعی صفا مروہ ادا کی اور سر منڈوا کر (حلال ہو کر) احرام اتار دیا۔ اسطرح یہ ہمارا حج مُتمتع ہوتا ہے۔

ہمارے رُوم میں جملہ [8] افراد (دو فیملی) تھے اچھے لوگ تھے اہل طریقت حضرات تھے کوئی مشکل نہ ہوئی۔ نہایت محبت واحترام کے ساتھ مِل جُل کر تمام حج کے ارکان ادا کئے گئے۔

28 جنوری یعنی 6 ذی الحجہ پندرہ دن تک مکہ مکرمہ میں ''مقیم'' کی حیثیت سے رہے ہر روز پنج وقتہ نمازیں معہ تہجد اور قضاء عمری وغیرہ اور مزید عمرہ اور طواف نفل کرتے رہے۔

29 جنوری یعنی 7 ذالحجہ:۔ حج کیلئے اپنے ہی رُوم سے اِحرام باندھ کر طوافِ القُدوم وسعی صفا مروہ ادا کی۔ ظہر کی نماز ہی سے حرم پاک میں تھے اور عشاء کے بعد روم میں واپس آئے احرام میں ہی رہے اور منٰی جانے کی بس گاڑی کا انتظار رہا۔ بس (گاڑی) 4.00AM رات کو روانہ ہو کر صبح صبح منٰی پہنچی۔ ہمارے معلم کا مکتب نمبر ''15'' تھا۔ منٰی میں فجر کی نماز ادا کی اور اپنے خیمہ (tent) میں مقام کیا۔ خیمہ میں 40 سے 50 لوگ ٹھیرائے گئے تھے۔ یہاں ہماری حیثیت ''مسافر'' کی تھی نمازیں قصر کیں۔

30 جنوری 8 ذالحجہ جمعہ:۔ یہ منٰی میں پہلا دن تھا۔ اس دن اور جمرات (کنکریاں مارنے کی جگہ) جا کر مقامی معلومات حاصل کی۔ اسطرح قربانی کے پیسے فی کس 375 ریال مقامی بینک کے (counter) پر جمع کرا کر رسید حاصل کر لی۔ قربانی کا وقت صبح 9 بجے 10 ذی الحجہ بتایا گیا۔ اس دوران دوسری عبادتیں وظائف بھی پڑھتے رہے۔

31 جنوری 9 ذالحجہ:۔آج عرفہ کا دن تھا۔اوّلِ وقت فجر کی نماز ادا کر کے مختصر سا سامان دو احرام دو شال کچھ پھل بیاگ میں لیکر معلّم کی بَس (گاڑی) کے ذریعہ (انتظار کے بعد) 11.30 AM عرفات کے سفر پر روانہ ہوے۔اور عرفات کے میدان میں دیڑھ بجے دن پہنچے۔ عرفات کے میدان کی دو چکر لگائی مگر ہمارا خیمہ (Tent) نہیں ملا۔معلم کا guied بھول گیا تھا یہ بھی ایک لحاظ سے بہت اچھا معلوماتی اور رحمت کا باعث ہی ہوا۔

بالآخر ہماری گاڑی ''جبل رحمت'' کے دامن میں آکر رُک گئی ہجوم کی وجہ سے آگے نہ بڑھ سکی۔اُس وقت ساڑے تین بج رہے تھے جبل رحمت کا نظارہ ہو رہا تھا سب لوگ رو رو کر دعائیں کر رہے تھے۔

اُس جگہ (عرفات کے میدان) میں ہم سب لوگ گاڑی سے اُتر کر نماز ظہر اور عصر ایک ساتھ جماعت سے ادا کیں۔اور ''وقوف'' بھی کیا بہت ساری دعائیں مانگی گئیں۔اللہ تعالیٰ کی رحمت ایک قیامت کا منظر تھا۔بس ایک طرف خوف الٰہی دوسری طرف اسکی رحمت (رسول اللہ ﷺ) سے اُمید مغفرت و شفاعت دل کا عالم بس بیان سے باہر تھا۔ اللہ تعالیٰ سب کو یہ سعادت کی گھڑی نصیب فرمائے۔آمین!

ایسا لگ رہا تھا کہ بالمشافہ اللہ تعالیٰ سے درخواست ہو رہی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سرپرستی تمام لوگوں کیلئے عام ہے۔

مغرب کے وقت یعنی 6.00 PM بجے شام غروب آفتاب کے بعد مغرب کی نماز ادا کئے بغیر ہی عرفات سے مزدلفہ کے لئے بس (گاڑی) سے روانہ ہوئے۔یہ 9 ذی الحجہ ہفتہ کا دن تھا۔

لَبَّيكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيكَ ۙ لَبَّيكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ۙ لَا شَرِيكَ لَكَ ہ

اُسی رات ۱۱ بجے مزدلفہ کے میدان میں اتر کر اپنی شال وغیرہ بچھا کر مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کیں اور قیام کیا۔ رات گزری۔ رات کچھ دیر آرام کرنے کے بعد 3 بجے تہجد کی نماز، پھر اوّل وقت فجر با جماعت ادا کی۔

مزدلفہ میں نہایت سرد ہوائیں (آسمان کے نیچے) چل رہی تھی ایک جانب پہاڑوں کا سلسلہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ کا کرم کہ سب لوگوں کو سردی، بھوک پیاس کی برداشت دے دی گئی تھی۔ بس اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نظارے اس کی نشانیاں جو ہر شخص کے لحاظ سے خاص تھیں، دیدار میں مشغول اور ذکر میں لُطف حاصل کر رہا تھا۔ یہاں اللہ تعالیٰ کی تائید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا (خوشنودی) ہم سب کو صاف طور سے ظاہر ہو رہی تھی۔ اس کا جتنا بھی شکر کریں کم نظر آ رہا تھا۔ 24 گھنٹے سے زیادہ بغیر کھائے پیئے کے گزر چکے لیکن کوئی کمزوری کا احساس تک نہیں ہوا۔ بس اللہ ہے اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد و محبت، اپنی کوتاہیوں کیلئے معافی' روتے ہوئے گڑگڑانا' گویا ہم عالم مثال اور عالمِ ارواح میں پہنچ گئے ہوں گویا عالم شہادت کے قیود کے احساس کو کھو رہے ہیں۔

1 رفبروری 10 ذی الحجہ:۔ مُزدلفہ سے کی صبح 6 بجے نمازِ فجر کی ادائی کے بعد وہاں سے روانہ ہو کر منیٰ کو بس (گاڑی) کے ذریعہ 10 بجے صبح پہنچے۔ معلوم ہوا کہ جَمرات (شیطان) کے پاس بھگدڑ مچی ہے تو منیٰ میں Tent واپس آ گئے۔ اور دوپہر میں 3 بجے جَمرات جا کر (بڑے شیطان) جمرۃ العقبۃ کو سات کنکریاں مار کر بآسانی واپس آ گئے اور پھر حجام سے سر کے بال منڈوا لئے۔ چونکہ ہجوم زیادہ تھا، بیوی صاحبہ کی طرف سے

بھی کنکریاں خود میں نے ہی پھینکیں۔

2رفبروری 11 ذالحجہ:۔ یہ دن بہت اہم رہا اور مصروف بھی تھا، نہایت تھک چکے تھے۔ صبح فجر کے بعد پیدل چلتے ہوئے مقامی بس اسٹانڈ سے بس پکڑ کر 10 ریال کرایہ دے کر مکہ مکرمہ ظہر کی نماز کے وقت پہنچے۔ نماز عصر و مغرب کے درمیان طواف زیارت ادا کی۔ یہ اللہ کا کرم ہوا کے مجھے طوافِ زیارت میں باوجود کثیر ہجوم کے کوئی دشواری نہیں ہوئی۔ میں میری بیوی اور دو ساتھ کی عورتوں کو لیکر طوافِ کعبہ کی تکمیل کر سکا۔ سعی صفا مروہ تو ہم پہلے ہی 7 ذلحجہ کو کر چکے تھے۔ اب سعی ضروری نہیں تھی۔

☆ اُسی روز مکّہ سے Private بس (گاڑی) پکڑ کر 20 ریال دے کر پھر منٰی پہنچے تو مغرب کا وقت ہو رہا تھا۔ جَمرات جا کر تینوں شیطانوں کو رَمی (کنکریاں) مار کر اپنے خیمہ (tent) واپس ہوئے اور آ کر رات گذاری اور عبادت میں مشغول رہے۔

3رفبروری 12 ذی الحجہ:۔ دن میں ساڑے تین بجے تینوں شیطانوں کو رَمیؔ کر کے منٰی سے زوال آفتاب سے پہلے مکہ کے لئے روانہ ہوئے اور نمازِ عشاء حرمِ پاک میں ادا کی بحمداللہ حج پورا ہوا۔ کوئی تکلیف نہ ہوئی۔ 13 سے 25 ذی الحجہ سے تک مکہ میں قیام رہا۔ دورانِ قیام ''جنت الماؤا'' (مقدس قبرسان) جہاں بی بی خدیجۃ الکبریٰؓ آرام فرما رہے ہیں، کی زیارت کی اور دوسرے مقدس مقامات کو بھی گئے۔ روزانہ طواف کعبہ نفل عمرہ کبھی کبھی ادا کئے۔ خوب نمازیں پڑھی گئیں۔ رو رو کر دعائیں مانگیں اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کی حاضری کی تیاری میں مشغول رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار اقدس کی حاضری کا خیال اور پھر اپنی کمتری کا احساس،

Back to Questions

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ' لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ' لَا شَرِيْكَ لَكَ ہ

اور ادب سے ہمت تک نہ ہوتی، اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضری کے وقت کسی بھی بے ادبی اور کوتاہی سے بچائے اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل فرمائے۔

اللہ اللہ کرکے 15 فبروری کو 23 ذی الحجہ کو طوافِ وداع کرکے مکّہ معظّمہ سے مدینہ منورہ کیلئے روانہ ہوگئے۔ یہ سفر مُعلم کی طرف سے دی ہوئی بس (گاڑی) میں شب 4.30 بجے مکہ مکرمہ سے شروع ہوا۔ دوسرے دن صبح 11.30 بجے مدینہ شریف پہنچے۔ دارُالمختار بلڈنگ میں جو ''مسجدِ ایجابہ'' کے قریب ہے، روم نمبر 1 گراؤنڈ فلور پر دیا گیا۔ سامان رکھنے کے بعد ظہر کی نماز مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ادا کی۔ پھر عصر اور مغرب کے درمیان جنت البقیع (قبرستان) کی زیارت کی۔ اس مقدس قبرستان میں ہزارہا اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آلِ رسول ﷺ آرام فرمارہے ہیں۔ جن میں قابل ذکر یہ ہیں۔

جنت البقع میں داخل ہوتے ہی سیدھے طرف حضرت قاتون جنت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مزار اقدس ہے اور آپؓ کے پینتی میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ، امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ، امام زین العابدین رضی اللہ عنہ، امام باقر رضی اللہ عنہ اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے مزارات ہیں۔ ان مزارات کے بائیں جانب قریب میں ہی باقی تین بنتِ رسول ﷺ کے مزارات ہیں ان سے قریب ہی ازواجِ مطہراتِ رسول ﷺ جملہ (۹) مزارات ہیں جن میں حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا شامل ہیں۔ قریب میں ہی حضرت جعفر طیارؓ، امام ملکؒ

Back to Questions

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ

اور حضرت ابراہیمؓ ابن رسول ﷺ (نونہال) کے مزارات ہیں۔ کچھ فاصلہ پر حضرت عثمان ابن عفوانؓ (خلیفۂ سوم) کا مزار اقدس ہے۔ اور حضرت دائی حلیمہ سعدیہؓ امّ رضائی رسولؐ) اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپیوں کے مزارات ہیں۔ ان سارے مزارات کے صرف نشان چھوڑے گئے ہیں باقی تمام صحابہ کے مزارات کو سعودی حکومت ختم کردی ہے۔ روزانہ اُن تمام مزارات پر حاضری اور نذرانہ درود وسلام پیش کرنا معمول رہا۔ الحمدللہ۔

اِس طرح ہر روز نماز مغرب اور عشاء کے درمیان حضور اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار اقدس کی حاضری نصیب رہی۔ آپ ﷺ کے پہلو میں حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ دونوں خلیفہ کرام آرام فرما ہیں۔ دربار نبوی ﷺ میں حاضری کے وقت قلب کی کیفیت انتہائی حساس اور رقت آمیز ہوا کرتی۔ ایسا معلوم ہورہا تھا کہ ہم کمتروں اور نالائقوں پر حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایت سے یہ حاضری نصیب ہوئی۔ آپ ﷺ کے حضور صرف گریہ زاری (آنسو بہانا) اور رقت کا عالم رہا۔ صلوۃ وسلام عرض خدمت کرتا رہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں پہنچ گئے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے پھر اور کیا مانگیں بس، اُسی طرح تادمِ مرگ قدموں سے لگے رہنے دیجئے تو احسانِ عظیم ہوگا۔ اِسی تمنا کے ساتھ عشاء کی نماز ریاض الجنہ میں ادائی کرکے روم کو واپس آتے۔

20/فبروری 2004ء/1 محرم 1424ء تک مدینہ منورہ میں قیام رہا۔ روز کا یہ معمول تھا کہ تہجد کی نماز مسجد نبوی میں ادا ہوتی پھر فجر اور اِشراق، تلاوت قرآن۔

وظائف، درود کے بعد حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گنبدِ قضرا اور بقیع کی زیارت کر کے 8.30 بجے واپس روم کو آتے۔ کھانے کے بعد ظہر وعصر پھر مسجد نبوی ادا کرتے۔ عصر ومغرب کے درمیان جنۃ البقع کی زیارت کرتے مغرب اور عشاء حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار کے قریب ادا کرتے اور زیارت رسول ﷺ کے بعد روم کو واپس آتے۔ آپ ﷺ کی عنایتیں نہ پوچھو مکمل سکون قلب مگر پھر اِضطراب کی کیفیت کہ کوئی بے ادبی نہ ہو جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُمید کے معافی عطا ہو جائے گی، یہ ایسے اَحوال ہیں کہ بس دل چاہتا کہ عمر بھر ایسا ہی ہوتا رہے۔ اور اللہ اور اُسکے حبیب ﷺ کی بارگاہ میں یہ عاجز بندہ رُورہا ہو۔ سرکار ﷺ کی نظرِ کرم ہوتی رہے اور یہ احساس اب بھی باقی ہے۔ الحمدللہ

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ جب میں کعبۃ شریف میں تھا تو ہدایت ہوتی تھی کہ درود شریف پڑھو۔ اور جس وقت مدینہ منورہ میں ہوں تو ہدایت ہوتی ہے کہ کلمہ توحید اور تیسرا کلمہ پڑھوں۔ ماشاءاللہ یہ کرم نوازی ہے کہ اللہ اور رسول ﷺ دونوں کی حمد وثناء کرتے رہنے میں کامیابی ہے۔ بقیع میں اماّں جان بی بی فاطمہ ظہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مَزار مقدس پر بے انتہاء حضوری کا عالم رہتا اور ایسا معلوم ہوتا کہ اماں جانؓ کی مہربانی اور نظر کرم سے ہی ہم اُمتیوں کی کوتاہیوں اور خرابیوں پر پردہ پڑھ جاتا ہے۔ اور اللہ اور اُسکے رسول ﷺ کی عنایتیں ہوتی رہتی ہی۔ ورنہ ہمارا کوئی پرسانِ حال نہ ہوتا۔ بی بی فاطمہ قاتون جنت سے حُسنِ نسبت ہی بڑا وصیلہ معلوم ہو رہی تھی۔ کیوں نہ ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہزادی اور لخط جگر رسول ﷺ ہیں۔

Back to Questions

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ ہ

دوران قیام مدینہ منورہ، جبل اُحد کی بھی زیارت کی۔ وہاں حضرت سیدِ شہداء امیر ہمزہ رضی اللہ عنہ اور دوسرے شہیدان اُحد کی مَزارات پر حاضری ہوئی اور درود و سلام پیش کیا۔ آج بھی کوہ اُحد پر غزوہ (جنگ احد) کی یاد تازہ نظر آ رہی تھی ادبِ رسول ﷺ سے دل لرزاں ہو رہا تھا۔ مدینہ منورہ کی سرزمین ہم اُمتیوں کیلئے جنّت سے بھی بڑھ کر ہے۔ اِس بات کا صاف اِحساس ہو رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو زیارت کعبہ اور زیارتِ گنبدِ قضراء نصیب فرمائے آمین!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حج

(حج وعمرہ کے متعلق آیاتِ قرآنی اوراحادیث نبوی ﷺ)

حج بھی نماز' روزہ' زکواۃ کی طرح فرض عین ہے اور ارکان اسلام سے ہے۔

وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مِنُ اِسْتَطَاعَ اِلَیْہِ
سَبِیْلَا ' وَمَنُ کَفرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ مِنَ العَالَمِیْنَ o

(آل عمران۔آیت نمبر 97)

ترجمہ:۔ خدا کی بندگی کیلئے اُن لوگوں پر خانہ کعبہ کا قصد کرنا واجب فرض ہے جو اس گھر کی طرف (راہ چلنے کی طاقت رکھتے ہیں اور جو نہ جائے [ان سے کہہ دو کے] اللہ سارے جہاں سے بے نیاز ہے (یعنی جو اس حکم کو بجا نہ لائے اور انکار کرے وہ کافر ہے اور اللہ کو کسی کی عبادت کی حاجت نہیں)۔

حدیث شریف [۱]:۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنُ مَلَکَ زَادَاوَّ رَاحِلَۃً تُبَلِّغُہُ اِلَی بَیْتِ اللّٰہِ وَ لَمْ یَحُجّ فَلَا عَلَیْہِ اَنُ یَّمُتُ یَھُوْدِیًّ اَوُ نَصُرَانِیًّا ہ

ترجمہ:۔ جو توشہ اور ایسی سواری کا مالک ہو جو اس کو بیت اللہ تک پہنچا دے اور پھر وہ حج نہ کرے تو اُس پر اِس کا فرق نہیں کہ یہودی مرے یا نصرانی (عیسیٰؑ)۔ (جامع ترمذی)

حدیث شریف [۲]:۔ وَالْحَجُ مَرَّۃً فَمَنُ زَادَ تَطَوَّعٌ (مسند امام احمد' نسائی اور دار قطنی بروایت عبداللہ بن عباسؓ)

ترجمہ:۔ حج عمر بھر میں ایک بار فرض ہے اور جو زیادہ کرے اس کیلئے نفل ہے۔

Back to Questions

حدیث شریف[۳]:۔ اَلْعُمْرَةَ اِلَالْعُمْرَةِكَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْلَنْهُمَا وَ الْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءَ اِلَّا الْجَنَّةُ ہ (صحیح بخاری، مسلم، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔)

ترجمہ:۔ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کیا بدلہ ہے۔ (حج مبرورِ حج مقبول کو کہتے ہیں)

حج محض خدا کے لئے ہو۔ حج کرنے والے کے افعال وصفات حج کے بعد پہلے سے بہتر ہو جائیں تو اس کا حج مقبول ہے۔ ورنہ اُسکے برعکس ہوگا۔

حدیث شریف[۴]:۔ مَنْ خَرَجَ يَوْمَّ هٰذَا الْبَيْتَ مَنْ حَاجٍّ اَوْ مُعْتَمِرٍزَائِرًا كَانَ مَضْمُوْنًا عَلٰى اللّٰهِ اِنْ رَدَّهٗ رَدَهٗ بِاَجْرٍ وَ غَنِيْمَةٍ وَاِنْ قَبَضَةَ اَنْيُدْخِلَهٗ جَنَّةَ ہ

ترجمہ:۔ جو شخص حج یا عمرہ ادا کرنے کے لئے اس گھر کا قصد کرے اس کے لئے اللہ کا ذمہ ہے کہ اگر اس کو واپس کرے تو اجر وغنیمت کے ساتھ واپس کرے اور اگر اس کی روح قبض کرے تو اس کو جنت میں داخل کرے۔

حدیث شریف[۵]:۔ مَنِ اعْتَمَرَ فِىْ شَهْرِ رَمَضَانَ عُمْرَةً فَكَاَنَّمَا حَجَّ مَعِىْ حَجَّةً ہ

ترجمہ:۔ جس نے ماہ رمضان میں عمرہ کیا گویا اس نے میرے ساتھ ایک حج کیا۔ (معتبر)

حدیث شریف[۶]:۔ اَظَمُ النَّاسِ ذَنْبًا مَنْ وَقَفَ بِعَرَفَةٍ فَظَنَّ اَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَغْفِرْلَهٗ ہ

ترجمہ:۔ سب سے بڑا گنہگار وہ شخص ہے جو عرفہ کے دن عرفات پر ٹھہرے اور یہ گمان کرے کہ اللہ نے اس کو نہ بخشا ہو۔

Back to Questions

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ ہ

6۔ زیارت مدینہ منورہ

(زیارت مسجد وروزہ نبی ﷺ کے متعلق احادیث نبوی ﷺ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت افضل عبادت اور واجب کے قریب بلکہ بعض کے نزدیک واجب ہے۔

حدیث شریف[۱]:۔ مَنْ حَجَّ الْبَیْتَ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ (روایت ابن عدی)

ترجمہ:۔ ابن عدی روایت کرتے ہیں فرمایا رسول عالم صلی اللہ علیہ وسلم جس نے خانہ کعبہ کا حج کیا اور میری زیارت نہ کی ہو اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

حدیث شریف[۲]:۔ دارقطنی روایت کرتے ہیں کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے مَنْ زَارَ نِیْ وَ جَبَتْ لَہُ شَفَاعَتِیْ یعنی جس نے میری زیارت کی اسکے لئے میری شفاعت واجب ہے۔

حدیث شریف[۳]:۔ صحیح روایت میں وارد ہوا ہے "مَنَ حَجَّ وَ زَارَقَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ کَانَ کَمَنْ زَا نِیْ فِیْ حَیَاتِیْ جس نے حج کیا اور میرے وصال کے بعد میرے قبر کی زیارت کی اس نے گویا میری زندگی (حیات) میں میری زیارت کی۔

حدیث شریف[۴]:۔ ابن جوزی روایت کرتے ہیں فرمایا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غُبَارُ الْمَدِیْنَۃِ شِفَاءٌ مِنَ الْجُذَامِ ٥ مدینہ کی خاک جزام کیلئے شفاء ہے۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے

حدیث شریف[۵]:۔ غُبَارُھَا شِفَا مِنْ کُلِّ دَاءٍ ٥ مدینہ کی خاک ہر بیماری کی شفاء ہے۔ صحیح مسلم میں وارد ہے کہ

Back to Questions

حدیث شریف[٦]:۔ مَنْ صَبرَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَ شِدَّتِهَا كُنْتَ لَهُ شَهِيْدًا اَوْشَفِيْقًا يَـوْمَ الْقِيَامَةِ o یعنی جو شخص مدینہ کی سختی اور شدت کو برداشت کرے اسکے لئے میں قیامت کے روز گواہ اور شفیع ہوں۔

حدیث شریف[٧]:۔حضرت انس سے روایت مَنْ صَلّٰى فِىْ مَسْجِدِىْ اَرْبَعِيْنَ صَلٰوةً لَا تَفُوْتُهُ صَلٰوةٌ كُتِبَتْ لَهُ بَرَائَةٌ مِنَ النَّارِوَ بَرَائَةً مِنَ الْعَذَابِ وَبَرَائَةٌ مِنَ النِفَاقِ o ترجمہ:۔ جو میری مسجد میں چالیس (40) نمازیں پڑھے جن میں کوئی ناغہ نہ ہو تو اس کیلئے دوزخ اور عذاب و نفاق سے بچاؤ رکھا جائیگا۔

نوٹ:۔ پس روضۂ مقدس کی زیارت کا قصد کرے تو اس کے ساتھ مسجد نبوی کی نیت بھی کرے۔ باب جبرئیل یا باب السلام سے داخل ہو۔

Back to Questions

7۔ حج وعمرہ (مسائل)

حج :۔احرام باندھ کرعرفات پرٹھہرنے اوراوقات معین میں طوافِ زیارت کرنے کوحج کہتے ہیں۔

عمرہ:۔احرام باندھ کرکعبہ کےطواف اورصفاءمروہ میں سعی کرنے کوعمرہ کہتے ہیں۔

حج میں طواف قدوم اورطواف وداع بھی ہوتے ہیں جن میں پہلاسنت اوردوسراواجب ہےاورحج بالاتفاق فرض ہے۔

عمرہ امام ابوحنیفہؒ وامام مالکؒ کےنزدیک سنت ہےاورامام شافعیؒ کے مذہب میں حج کی طرح عمرہ بھی فرض ہے۔

حج کی تین قسمیں ہیں۔

ا۔اِفراد:۔ایساحج جس میں عمرہ نہ کیا جائے بلکہ صرف حج کی نیت سے حج ادا کیاجائے۔ عمرہ اُس سال نہ ادا کیاجائے یا اُس کوبعدایام حج یاقبل شوال اداکرنا۔

۲۔ قِران:۔حج اورعمرہ کوجمع کرنا(ایک ساتھ ایک کے بعددیگراحرام سے اداکرنا) حِج قران کہلاتاہے۔

۳۔تَمَتُّع :۔حج کےمہینوں میں عمرہ کی نیت سے اِحرام باندھ کرعمرہ اداکرنا۔ حلق ہوکراِحرام سے باہرآنا۔پھرحج کےدنوں میں احرام حج کی نیت سے باندھ کرحج اداکرنا۔

نوٹ:۔پس''تمتع''میں دواحرام اوردوتلبیہ ایک سفرمیں لازم ہے۔

''قران''میں ایک اِحرام ایک تلبیہ ایک حلق سفرواحدمیں چاہئے۔

اس طرح آفاقی یعنی میقات سے باہررہنے والوں(Non locals) کوحج ''افراد''یاحج

Back to Questions

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لاَ شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لاَ شَرِيْكَ لَكَ

''قران''،''وتمتع'' ہرایک درست ہے لیکن مکہ (یعنی جو آفاقی نہ ہو اور خاص مکہ میں رہتا ہو عین میقات پر یا میقات کے اندر مکہ کی جانب رہتا ہو)۔ ایسے شخص کو ''حجِ قرآن'' اور ''حجِ تمتع'' نہیں کرنا چاہئے صرف ''حجِ اِفراد'' کرنا ہوگا۔ ورنہ دَم (کفارہ) لازم آئے گا۔

مختصر یاد رکھنے کیلئے:- ''**اِفراد**''،صرف حج/''**تمتع**''صرف عمرہ بعد پھر حج/''**قرآن**'' عمرہ اور حج دونوں ایک ساتھ۔

نوٹ:۔حج کیلئے عمرہ کر لینے کے بعد حج سے پہلے یا حج کر لینے کے بعد بھی مزید عمرہ کر سکتے ہیں جو نفل ہونگے بلکہ صرف کئی طواف یا پھر سعی بھی کر سکتے ہیں جو باعثِ ثواب ہے۔ اِسطرح نفل عمرہ یا طواف کا ثواب اپنے رشتہ دار بہ قید حیات یا گزر جانے والوں کیلئے ایصال (بخشا) ثواب کرنا بھی افضل ہے اور تمہارے ثواب میں کچھ کمی نہیں ہوگی۔

احرام باندھنا: [۱]غسل کرے۔غسل میں نیت عمرہ کی کر سکتے ہیں۔خوشبو لگانا افضل ہے۔ بدن پر خوشبو لگائیں احرام پر نہیں۔ پھر احرم باندھے۔یعنی (تہہ بند باندھے اور چادر اوڑھے)۔پھر دو رکعت نفل قُلْ يَااَيُّهَاالْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَاللهُ اَحَدُ کے ساتھ پڑھے۔یہ نماز احرام کی نیت سے اَدا کریں۔نماز پڑھتے وقت سر پر چادر اوڑھے رہیں جب نماز ختم ہوجائے تو سر سے چادر نکالدیں اور سر ننگا ہی رہنے دیں جب تک احرام میں رہیں۔

[2] پھر قبلہ رخ کھڑے ہوکر عمرہ کی نیت دل اور زبان دونوں سے اسطرح کریں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُرِيْدُالْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهَا لِىْ وَ تَقَبَّلْهَا مِنِّىْ وَاَعِنِّىْ عَلَيْهَا وَنَوَيْتُ الْعُمْرَةَ۔

Back to Questions

ترجمہ:۔ اے اللہ! میں عمرے کا ارادہ کرتا ہوں پس تو اس کو میرے لئے آسان فرمایا اور میری طرف سے قبول فرما۔ اور اس پر میری مدد فرما۔ میں نے عمرہ کی نیت کی اللہ کیلئے۔ یا صرف اَللّٰهُمَّ نَوَيْتُ الْعُمْرَةَ o کہیں یا صرف اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ عُمْرَةَ کہیں کافی ہوگا یہ نیت دل سے پھر زبان سے ہونی چاہئے۔

نوٹ:۔صرف احرام کی نیت دل اور زبان سے کرنا ضروری ہے باقی طواف، نمازوں کیلئے نیت زبان سے ضروری نہیں مگر دل سے ارادہ کرنا کافی ہے۔

2۔جیسے ہی میقات پر پہنچے تلبیہ پڑھیں یہ تلبیہ عمرہ کا ہوگا۔

میقات اُن مقامات کو کہتے ہیں جہاں سے حرم مکہ کے حدود شروع ہوجاتے ہیں۔ یہ میقات اگر مدینہ منورہ سے چلیں تو میقات مقام ذوالحلیفہ پر ہوگا۔ اگر میقات کا صحیح اندازہ نہ ہو تو اس سے قبل سے ہی تلبیہ پڑھنا شروع کردیں۔

تلبیہ یہ ہے:۔ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ' لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ' لَا شَرِيْكَ لَكَ O یہ تلبیہ وذکرالٰہی کثرت سے کرتے رہیں جب تک کے مکہ میں مسجدِ حرام کے اندر مطوّف یعنی کعبہ کے قریب پہنچ جائیں۔ وہاں پھر تلبیہ نہ پڑھیں۔

☆ طواف کی نیت سے (دل میں ہو) کعبہ کا طواف کریں یعنی سات (7) چکر لگائیں۔ مقامِ ابراہیم پر دو رکعت (واجب) نماز ادا کریں۔ یہ طواف قدوم ہوگا۔ زم زم خوب پیئں اور پھر صفاؔ و مروہ کی سعی یعنی سات (7) بار چکر لگائیں۔ پھر سر کے بال منڈا کر حلال ہوجایں۔ یعنی احرام سے باہر آجائیں۔

حج کے دنوں میں پھر حج کا احرام باندھے اور حج و زیارت ادا کریں۔

8۔ عمرہ کے لئے طوافِ کعبۃ اللہ کے مسائل

ا۔طواف کیلئے طہارت پاکی جونماز کے لئے ضروری ہے ویسے ہی ضروری ہے یعنی باوضو رہنا ضروری ہے اگر وضوٹوٹ گیا تو پھر وضو کر لینا چاہیے سعی کے لئے باوضو رہنا ضروری نہیں۔

۲۔عمرہ کررہے ہوں تو طواف وسعی کیلئے احرام کا ہونا ضروری ہے۔(صرف نفل طواف یاسعی کرنا ہوتو احرام ضروری نہیں)۔

۳۔طواف کی نیت دل میں کر لینا پھر ”سنگِ اَسوَد“ کے مقابل کھڑے ہوکر سنگ اسود کو چھونا یا بوسہ دینا یا پھر دور سے اشارہ سے ہاتھ اُٹھا کر ”اللہ اکبر یا بسم اللہِ اللہ اکبر کہہ کر طواف کو شروع کرنا۔ اور مقام ابراہیم کی طرف چلنا شروع کرتے ہوئے پورا چکر لگانا۔ اسطرح دوبارہ پھر سنگِ اسود پر آ کر وہی عمل ”بسم اللہ“ اللہ اکبر“ اب ایک چکر پورا ہوا۔ اس طرح پورے (7) چکر لگانا۔ یہ طواف کعبہ ہوا اسکے بعد مقام ابراہیم کے پاس آ کر جگہ نہ ملے تو مُطاف میں کہیں بھی دو رکعت واجب نماز ادا کرے۔ زم زم خوب پیئیں پھر سعی کریں۔ یعنی صفہ ومروہ کے ساتھ چکر لگائیں۔

۴۔سنگ اسود کو چھونا خواہ ہاتھ سے یا چھڑی سے اور اسکا بوسہ لینا ”استلام“ کہلاتا ہے یہ اگر مشکل ہو تو سنگ اسود کے سیدھ میں فرش پر کھینچی ہوئی لکیر پر کھڑے ہو کر ”سنگ اسود“ کی طرف ہاتھ اٹھا کر ”بسم اللہ اللہ اکبر“ ہر چکر کے شروع میں کہنا چاہئے۔ اس طرح جملہ سات چکر طواف ہونے تک جملہ آٹھ بار ”بسم اللہ اللہ اکبر“ کہنا پڑیگا۔ جو سنگ اسود کے سامنے آ کر کہنا ہے۔

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ' لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ' لَا شَرِيْكَ لَكَ ہ

۵۔صرف طواف قدوم (یعنی مکہ پہنچتے ہی پہلا عمرہ کا طواف) میں پہلے تین چکر کعبۃ اللہ میں ''رَمَلْ'' کریں یعنی کندھے اُچھالتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم اور تیز قدم (نہ بھاگیں نہ چلیں بلکہ آہستہ دوڑنے والی جیسی چال) سے چکر لگائیں باقی کی چار چکر میں رَمَلْ نہیں ہوگا۔معمول کی چال چلیں۔''رَمَلْ کرتے وقت اِحرام کو'' ''اصطباع'' کرنا مستحب ہے، یعنی اِحرام کا پچھلا حصہ اپنے داہنے کندھے کے نیچے کرے اور چادر کے دونوں حصوں کو بائیں کندھے پر رکھے۔اِسطرح ''رَمَلْ'' کی تین چکر کے بعد پھر سے اِحرام سیدھا کرلیں یعنی اَب احرام کی چادر دونوں کندھوں پر اوڑھنی ہوگی۔احرام کی یہ حالت ہر وقت ہوتی ہے۔یاد رکھیں کہ حالتِ اِحرام میں بدن پر کوئی سِلا ہوا کپڑا (stiched Cloth) نہیں ہوگا (چڈی یا بنین وغیرہ) اور سر کھلا ہوگا۔اُس کو کپڑا نہیں لگنا چاہئے۔وضو کرنے کے بعد بھی منہ یا سر کو کپڑے سے نہیں پوچھینگے۔بلکہ Tissue paper اِستعمال کرسکتے ہیں۔

۶۔حالت اِحرام میں سر کو کُھجانا یا جسم پر مل کر میل وغیرہ نکالنا، کسی جاندار کو مارنا' جیسے چونٹی ہی کیوں نہ ہو منع ہے۔

۷۔عورتوں کیلئے سلے ہوئے یا رنگین یا سفید کپڑے اِحرام میں پہن سکتے ہیں۔اور سر کے بالوں کو پورے کا پورا کپڑے سے ڈھانکنا ضروری ہے۔صرف منہ اور ہاتھ پاونچوں تک اور پیر ٹخنوں سے نیچے تک کھلے رہنا چاہئے۔

عورتیں بھی کپڑا منہ پر نہ ڈالیں گی کہ وہ کپڑا منہ سے مَس نہ ہو۔اسطرح وضو کے بعد عورتیں بھی کپڑے سے منہ نہ صاف کریں Tissue paper اِستعمال کرسکتی ہیں۔

Back to Questions

۸۔ عورت اور مرد اِحرام کی حالت میں غُسل کر سکتے ہیں لیکن صابن Tooth paist خوشبودار چیزیں استعمال نہ کریں اور نہ جسم کو مَل کر میل نکالیں۔ اگر کوئی غلاظت لگ جائے تو اِحرام کے کپڑے بھی بدل سکتے ہیں۔ مرد نہاتے وقت ہرگز سلے ہوئے کپڑے نہ پہنیں بلکہ اُس اِحرام کے تہبند کو اِستعمال کر سکتے ہیں۔

۹۔ اسطرح مرد ہوائی چپل پہن سکتے ہیں۔ عورتیں موزے بھی پہن سکتے ہیں یا پھر Socks بھی پہن سکتے ہیں۔

۱۰۔ طواف میں رکن یمانی سے حجرِ اَسود تک چلتے ہوئے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی دُنْیَا حَسَنَةً وَّفِیْ الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّار پڑھئے۔ یہ سنت ہے۔ باقی جگہ پر چکر لگاتے ہوئے کوئی بھی قرآنی سورۃ یا حدیث کی دعائیں یا پھر درود شریف یا اپنی کوئی دعائیں، اپنی زبان میں کر سکتے ہیں۔ نماز اور طواف مین فرق اِتنا ہے کہ طواف میں بات کرنے کی اِجازت ہوتی ہے۔ باقی سب نماز جیسی احتیاط ضروری ہے۔ طواف میں باوضو رہنا ضروری ہے۔ اگر وضو ٹوٹ جائے تو فوراً وضو بنالیں پھر طواف کو فاری رکھیں۔ صفا اور مروا کے چکر کے وقت یہ قید نہیں۔ ''سعی'' بے وضو یا پھر حیض والی عورتیں بھی ادا کر سکتی ہیں۔ اس لئے کے صفا، مروا مسجدِ کعبہ کے باہر کا حصّہ ہے اور طواف کعبہ مسجد کا حصّہ ہے۔

Back to Questions

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ، لَا شَرِيْكَ لَكَ ہ

کعبۃ اللہ شریف

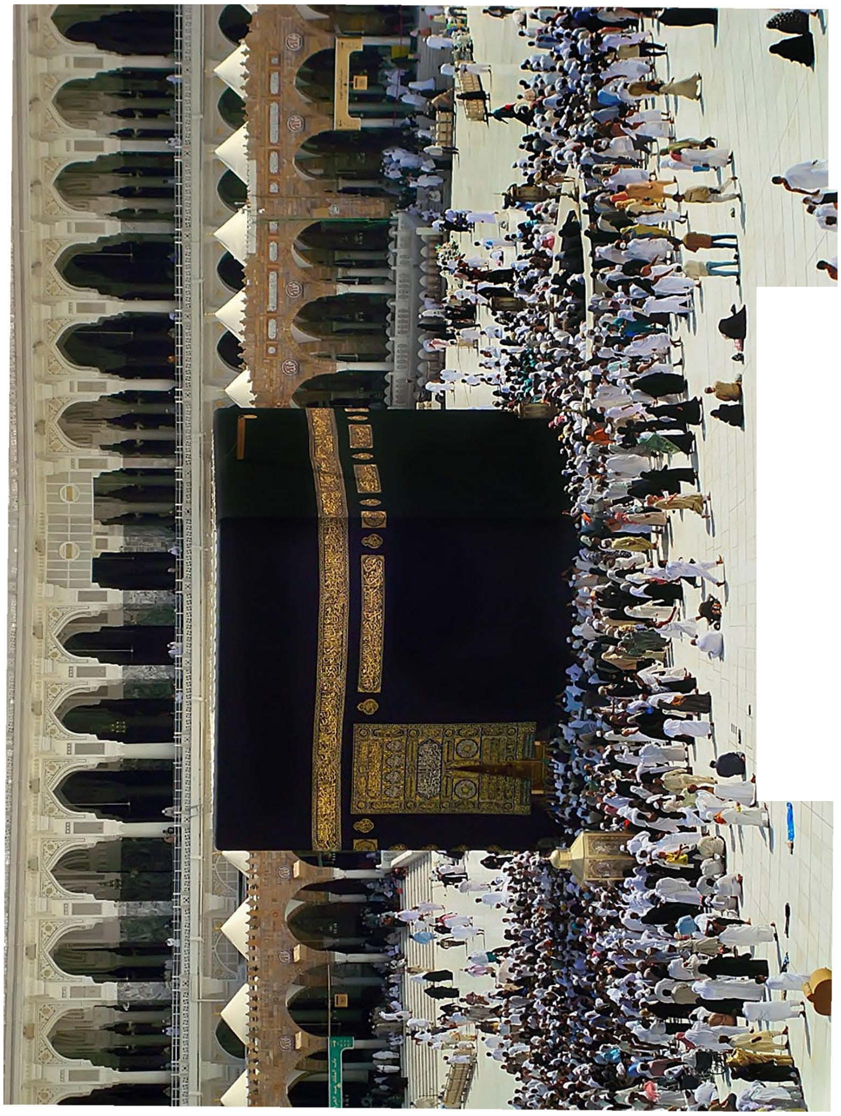

10 ۔ عمرہ کیلئے صفاء ومروا کے درمیان ''سعی'' کے مسائل

۱۔ جب طواف کی (7) چکر پورے کرلیں تو موقع ملے تو ''ملتزم'' یعنی حجر اسود سے کعبہ کے دروازہ تک کے حصہ کی دیوار پر دونوں ہاتھ رکھ کر خوب دعائیں مانگے کہ یہ مقام دعاؤں کی مقبولیت کا ہے۔ اگر لوگ بہت ہوں تو دور سے ہی یہ عمل اشارہ سے ہی کرسکتے ہیں۔

۲۔ اسکے بعد مقام ابراھیم کے قریب دو رکعت نماز واجب ادا کریں جسکی پہلی رکعت میں قُلْ یَآ اَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھے۔ اور دوسری رکعت میں قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے۔ اگر مقام ابراہیم کے پاس جگہ نہ ملے تو مطاف یعنی طواف کے کھلے حصہ میں جہاں جگہ ملے دو رکعت پڑھلیں۔ (یہ دو رکعت حنفیوں کے پاس ''واجب'' اور شوافع کے پاس ''سنت'' ہے)۔

۳۔ نماز کے بعد آب زم زم، کعبہ کی طرف رخ کر کے خوب پیٹ بھر کر پیئں۔ زم زم تین حصوں میں آہستہ آہستہ پینا چاہیئے۔

۴۔ اسکے بعد ''باب الصفاء'' کی راہ سے صفا کی طرف چڑھ کر خانہ کعبہ کو دیکھتے ہوئے ہاتھ کندھوں تک اٹھائے اس طرح کہ ہتیلیاں آسمان کی طرف ہوں اور یہ دعائیں پڑھیں۔ **اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ** یا **لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ یُحْیِ وَیُمِیْتُ وَھُوَحَیٌّ لَایَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرِ وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرہ** پڑھیں۔

۵۔ پھر صفا سے اتر کر ذکر الٰہی کرتے دعائیں مانگتے درود شریف پڑھتے ہوئے مروا کی طرف چلیں۔

٦۔ جب سبز (Green) مینار پر پہنچے تو دوسرے سبز (Green) مینار تک (جو حضرت عباسؓ کے گھر کے مقابل ہے) دوڑتا ہوا جائے۔ مگر عورتوں کو دوڑنے کی ضرورت نہیں۔ دوسرے سبز (Green) مینار کے بعد پھر آہستہ چلنا شروع کردیں۔

٧۔ "مروا" پہنچنے کے بعد پھر صفا کی طرف لوٹے۔ یہ دوسرا پھیرا ہوگا۔ اس طرح (7) پھیرے صفا سے شروع کرکے مروا پر ختم کرے۔ اور ہر بار دونوں سبز (Green) میناروں کے درمیان دوڑ کر چلیں۔ یہ دوڑ، ''رَمَل'' سے کچھ زیادہ تیز ہوتی ہے۔

٨۔ حنفی مذہب میں سعی کے موقع پر ''اصطباع'' یعنی سیدھے کندھے سے احرام کی چادر ہٹاکر بائیں کندھے کے نیچے سے ڈالنا ضروری نہیں ہے۔ امام شافعیؒ کے مذہب مین ہے۔

٩۔ سعی کے (7) چکر کے بعد ''مروا'' کے داہنے طرف (right hand) کی کے دروازہ سے باہر آکر سر منڈائے یا سر کے چوتھائی یا زیادہ بال کتروائے۔ تمام سر کے بال مُڈوانا افضل ہے۔ عورتیں بالوں سے ایک انگشت کی پور کی برابر بال کترے۔

١٠) اسکے بعد احرام اتار دیں اور حج کے ایام کا انتظار کریں۔ 7یا8 ذی الحجہ کو حج کی نیت سے دوبارہ پھر احرام باندھنا ہوگا۔ یہ حج متمتع ہوگا۔ (حج قرن کی صورت میں عمرہ کے احرام سے ہی حج ادا کرنا ہوگا)۔ ہندوستان، پاکستان اور دوسرے مما لک سے آنے والے حاجی عام طور پر حجِ تمتع ہی ادا کرتے ہیں۔

11 ۔حج کے مسائل

حج کے پانچ (5) فرائض ہیں۔

ا۔اِحرام :۔اِحرام باندھنا شرط ہے۔

۲۔وقوف :۔ وقوف یعنی عرفہ کے دن نو ذالحجہ کو زوال سے دسویں ذالحجہ کی صبح تک عرفات پرٹھیرنا اگر چہ کہ لحظہ ہی ٹھیرا ہوتو وقوف ادا ہو جائے گا یہ رکن حج ہے۔(دسویں کی شب میں مذدلفہ میں ٹھرنا واجب ہے فرض نہیں)۔

۳۔طواف زیارت :۔ یہ بھی رکن حج ہے۔قبلؒ وقوف ؒ صحبت کرنے سے حج فاسد ہوتا ہے۔اور قبل طوافِ زیارت صحبت کرنے سے فاسد نہیں ہورتا بلکہ دم واجب آئے گا۔یعنی ایک اونٹ یا گائے ذبح کرنا اور غریبوں میں تقسیم کرنا۔

۴۔تینوں اموریعنی اِحرام' وقوف 'طوافِ زیارت میں ترتیب کالحاظ رکھنا۔

۵۔ہرفرض کااس کے وقت اور مقام پرادا کرنا۔

نوٹ :۔ان فرئض میں سے کوئی ترک ہوگیا توحج ادانہ ہوگا۔

حج کے واجبات(25)پچیس ہیں۔ان عام واجبات کے علاوہ خاص واجبات(5)پانچ ہیں۔

نوٹ :۔واجبات کے ترک کرنے سے دم لازم آتا ہے۔

خاص واجبات:۔ (1) آفاقی (مکہ کے باہر سے آنے والے) کا طوافِ رخصت کرنا۔

(2) قارن'متمتع کاذبح سے پہلے رمی (کنکریاں مارنا) کرنا۔

(3) قان'اور متمتع پرسرمنڈانے یابال کترانے سے پہلے قربانی کرنا۔

(4) قارن اور متمتع پرایام نحر (۱۰ذالحجہ ا۔۱۳ذالحجہ تک) میں قربانی ادا کرنا۔

Back to Questions

(5)ممنوعاتِ اِحرام کا ترک کرنا یعنی حالت اِحرام میں جن امور یا چیزوں سے منع کیا گیا ہے ان کا نہ اختیار کرنا۔

نوٹ:۔ 12 یا 13 ذی الحجہ کو منیٰ سے مکّہ واپس آنے کے کبعۃ اللہ کے نفل طواف و سعی جتنے ہو سکے کر سکتے ہیں اور دوسری متبرّک مقامات جو مکّہ کے آس پاس ہوں انکی زیارت کر سکتے ہیں۔ آخر میں گھر واپسی (حیدرآباد) پر، پہلے طواف وداع یا رخصت طواف کرنا چاہئے یہ واجب ہے۔ اسکے بعد وہ مکہ میں نہ ٹھیرے۔

حج کا طریقہ:- (1) 8 ذی الحجہ (یوم الترویہ) کو حج کو کیلئے احرام باندھیں۔ جو لوگ عمرہ سے حلال ہو کر مکہ میں مقیم ہوں اپنی قیام گاہ ہی سے حج کا احرام باند سکتے ہیں

(2):- حج کے اِحرام کے وقت غسل کرنا اور خوشبو استعمال کرنا اور صاف ستھرا ہونا "مُستحب" ہے جسے میقات کے پاس عمرہ کا اِحرام باندھنے وقت کیا جاتا ہے۔

(3) :- یوم الترویہ (8 ذای الحجہ) کو حج کا اِحرام باندھنے کے بعد زوال کے پہلے یا بعد منیٰ جانا مسنون ہے۔

(4) :- اگر سیدھے منیٰ، عرفات نہ جائے تو "طوافِ القدوم" بجالائے۔ جس طرح عمرہ کے وقت طواف کی گئی تھی۔

(5):- اگر طواف القدوم کے بعد سعی، صفا و مروہ منظور نہ ہو بلکہ "طواف الزیارت" کے بعد کرنا چاہئے تو اس طواف میں "اظطباع و رمل" نہ کرے۔ لیکن اگر اس لحاظ سے کہ طواف الزیارت کے بعد سعی کرنا دشوار ہو۔ اس طواف کے بعد سعی کرے تو جائز ہے۔ اور اظطباع و رمل بھی اسی میں کرے۔

Back to Questions

(6) :- اس "طواف القدوم میں وسعیٗ میں لَبَّیكَ کہنا موقوف نہ کرے۔ ہاں جو حاجی طواف الزیارت کے بعد سعی کرے اس کو لبَّیکَ نہ کہنا چاہئے۔

(7):- جب منیٰ کے لئے چلیں تو کثرت سے لبَّیکَ پکارنا چاہئے جب ۱۰ ذی الحجہ کو عرفات سے لوٹنے کے بعد منیٰ میں جمرۃ العقبہ (بڑے شیطان) کی رمی (کنکریاں) کرنے سے پہلے لبَّیکَ کہنا موقوف کر دیں۔ رمی کے وقت تکبیر (اللہ اکبر) کہیں۔

(8) :- 8 ذی الحجہ کو منیٰ پہنچ کر اپنے اپنے خیمہ (tent) میں قیام کرے اور ظہر سے دوسرے دن فجر تک جملہ پانچ نمازیں ادا کرے اور رات بھر لبَّیکَ' دعا اور استغفار میں مصروف رہے۔ یہ عرفہ کی رات ہے۔ (منیٰ، مکہ سے 3 یا 4 کلومیٹر کے فاصلہ پر مشرق East میں ہے۔ معلم کی طرف سے بسوں کا انتظام رہتا ہے۔) عرفات میں زوال (ظہر سے پہلے) پہنچ جائیں۔

(9) :- 9/ذی الحجہ (یوم الحج یا عرفہ) کی فجر کی نماز "غلس" یعنی اندھیرے کے وقت پڑھ کر منتظر رہے پھر جب سورج نکل جائے (اشراق کے وقت) "عرفات" کو چلین (معلم کی طرف سے بسوں کا انتظام رہتا ہے۔)

(10):- عرفات پہنچنے کے بعد وہاں معلم کی طرف سے چھوٹا سا خیمہ (Tent) دیا جاتا ہے اس میں قیام (وقوف) ہوگا۔ جب "جبل رحمت" پر نگاہ پڑے تو دعا مانگیں اور تسبیح و استغفار و تکبیر پڑھے۔ یہ دعا کی مقبولیت کا وقت ہے۔

(11) :- عرفات میں زوال آفتاب کے بعد (مسجد النمرہ میں خطبہ کے بعد) امام کے پیچھے ظہر اور عصر کی نماز ایک اذان اور دو تکبیر کے ساتھ ظہر کے وقت پڑھے۔ اسکو جمع

تقدیم کہتے ہیں۔اور اگر مسجد النمرہ جانا نہ ہوسکے تو اپنے خیمہ کے باہر یا جہاں بھی ہو جبل رحمت کے آس پاس ظہر اور عصر ادا کریں ان نمازوں کے درمیان مین نفل یا سنت نہ پڑھیں بعد میں پڑھ سکتے ہیں۔

(12) :- نماز کے بعد عرفات میں ٹھیرے رہیں یہ وقوف ہے ہاتھ پھیلا کر دعائیں مانگے خوب مانگے۔

(13) :- سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ للهِ وَلَآاِلَهَ اِلَّااللهُ شام تک کثرت سے پڑھیں۔ اور ہر بار لبَّیک پکارتا رہے مگر بہت عاجزی سے۔رونا اور گناہوں کی معافی چاہنا جو جو دعائیں اپنے اور دوسروں کے لئے ہو عرفات میں مانگیں۔وہ قبول ہوجاتی ہیں اور اس کی قبولیت میں شک نہ لانا چاہئے شک لانا سخت منع ہے۔عرفات میں نماز مغرب نہ پڑھیں۔

(14) :-شام میں سورج ڈوب جانے کے بعد یعنی مغرب کے وقت لَبّیْکَ کہتے ہوئے "مزدلفہ" کی طرف چلیں بسوں کا انتظام رہتا ہے۔مزدلفہ عرفات سے واپسی میں 3 تا 4 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔

(15) :-مزدلفہ میں "وادی محسر" ہے وہاں سے تیز گزر جائے۔بسوں میں ہوں تو وہ آپ کو مزدلفہ میں کسی اچھی جگہ اتار دینگے۔وہاں ٹھیر کر مقام کرے۔یہاں پر خیمہ یا Tent نہیں ہوتے۔ یہاں مغرب اور عشاء کی نماز ایک اذاں اور ایک تکبیر سے ادا کرے (ملا کر پڑھے) اسکو "جمع تاخیر" کہتے ہیں۔مغرب کی سنت اور عشاء کی واجب نماز بعد مین ادا کرے۔نماز جماعت یا پھر اکیلے بھی ادا کر سکتے ہیں۔

Back to Questions

(16) :- مزدلفہ میں رات بھر عبادت دعا اور استغفار میں گزرے یہ بہت مقبولیت کا مقام ہے۔ اللہ اور رسول ﷺ کے دربار میں حضوری کا احساس بہت رہتا ہے۔ اس خشوع وخضوع سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ یہاں رات گزارنے کے بعد صبح صادق اول وقت فجر کی نماز ادا کر کے درود شریف پڑھنے میں مشغول رہیں۔ اور طلوع آفتاب تک ہاتھ اٹھا کر دعائیں مانگتے رہیں۔ یہاں سے چنے کے دانے کے برابر کنکریاں (7) سات (7) جملہ 21 اسطرح جملہ (21x3=63) 63 یا پھر زیادہ 70 تک چن لیں اور پھر منیٰ کو روانہ ہو جائیں۔ درود سلام اور لَبَّیْکَ پکارتے رہیں۔

(17) :- 10 / ذالحجہ (یوم النحر) کو منیٰ پہنچ کر جَمْــــــرَۃُ الْعَقَبَۃ (بڑے شیطان) کو سات (7) کنکریاں ماریں۔ کنکریاں مارتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہیں۔ کنکریاں مارنے سے پہلے لَبَّیْکَ کہنا بند کر دیں۔

یہاں پر ہی اکثر ہجوم کی وجہ حادثات ہو جاتے ہیں۔ بہت احتیاط کریں عورتوں اور ضعیف حضرات کی طرف سے جوان حضرات کنکریاں مار سکتے ہیں۔ اسکو "رمیٔ" کہتے ہیں۔

(18) :- کنکریاں مارنے کے بعد 10 ذالحجہ کو منیٰ میں اپنے مقام پر واپس آ جائیں اور قربانی کرے۔ یہ واجب ہے۔

قربانی خود کرنا دشوار تریں ہو تو اس کے پیسے حکومت کی طرف سے مقرر کئے ہوئے بنک کو ادا کر سکتے ہین اور ان سے قربانی کے اوقات معلوم کر لیں، اس وقت کے بعد ہی حلق کروائیں۔ یعنی مکمل بال نکالیں۔ عورتیں صرف بالوں کے کونیاں کاٹے اور احرام سے باہر آ جائیں۔ طوافِ الزیارت 10، 11 یا 12 میں کسی ایک دن مکہ جا کر ادا کر سکتے ہیں۔

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ' لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ' لَا شَرِيْكَ لَكَ ہ

(19) :- طوافُ الزیارۃ سے واپس منٰی آ کر جمرات پر سات سات کنکریاں ماریں۔ یعنی 11 اور 12 ذالحجہ کو تمام تینوں شیطانوں (بڑے، چھوٹے، منجلے) کو ایک کے بعد دیگر ہر روز ایک بار کنکریاں ماریں۔ اگر چاہے تو 12 ذالحجہ کی شام سے پہلے منٰی چھوڑ دیں اور مکہ شریف کو واپس آ جائیں۔ اسطرح بفضل تعالیٰ حج تکمیل ہو گیا۔ لیکن اگر 13 ذی الحجہ کو منٰی میں رہنا پڑے تو پھر کنکریاں مارنے کے بعد مکہ شریف واپس آ جائیں۔ 11، 12، اور 13 کو "ایامِ تشریق" بھی کہتے ہیں۔

مکہ معظّمہ کو واپس ہو جانے کے بعد مکہ شریف چھوڑنے اور واپس اپنے ملک کو یا پھر مدینہ منورہ جانے سے قبل طواف وداع یا رخصت کریں۔ یہ واجب ہے اور حائض عورت کیلئے واجب نہیں۔

مدینہ منورہ میں آمد

مدینہ منورہ میں پہنچ کر اسباب (سامان) اپنے روم (قیام کے مقام) میں رکھ کر غسل کرلیں یا وضو کر، صاف عمدہ لباس پہنے اور خوشبو لگائیں اور مسجد نبوی صلوۃ اللہ علیہ میں داخل ہوئیں۔ باب جبرئیل میں یا بابُ السلام سے داخل ہوئیں تو اچھا ہے ورنہ کوئی اور باب سے داخلِ مسجدِ نبوی ہوسکتے ہیں۔ پہلے درود شریف پڑھیں پھر مسجد میں داخل ہونے کی دعا پڑھیں۔اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ ۔ پہلے دایاں(Right) پاؤں اندر رکھیں اور سیدھے ''ریاض الجنۃ'' میں آجائیں۔ یہاں دو رکعت ''تحیۃ المسجد'' نفل نماز ادا کریں افضل ہے۔ریاض الجنّۃ میں جگہ نہ ملے تو مسجد نبوی میں کسی بھی جگہ نماز ادا کریں۔ آپ ﷺ کی ملاقات (زیارت) کے منجملہ آداب یہ بھی ہے کہ پہلے تحیۃ المسجد نماز ادا کریں۔ اگر فرض نماز (جماعت) کے وقت داخل ہوں تو فرض نماز ادا کرلینے سے تو تَحِیَّۃُ الْمَسْجِدْ نفل کا حق ادا ہوجائے گا۔نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کریں اور شکر ادا کریں کہ اسکے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں حاضری نصیب ہو رہی ہے۔اور زیارتِ رسول ﷺ کی مقبولیت کی اِلتجا کریں۔

اب نہایت ادب و عاجزی کے ساتھ قبلہ کی طرف سے روضہ اطہر کے مواجہ شریف پر آئیں۔ جالی دار دروازے پر پیتل نما گول حلقہ بنا ہوا ہے جو آپ ﷺ کے روئے انور کے مقابل ہے۔اس کے سامنے ادب سے دست بستہ (قبلہ کی طرف پیٹھ ہوگی) کھڑے ہوجائیں۔نظریں نیچی ہوں۔ اِدھر اُدھر نہ دیکھیں۔ خلافِ ادب کوئی حرکت نہ ہو۔ یہ خیال کریں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزارِ مبارک میں قبلہ رُو اِستراحت فرمارہے (لیٹے ہوئے) ہیں اور ہمارا سلام و کلام سماعت فرمارہے (سن رہے) ہیں۔ آپ ﷺ کی عظمت وجلال کا لحاظ کرتے ہوئے نہایت آہستہ آواز میں سلام و درود عرض کریں۔

واضح ہو کہ آپ ﷺ مرقدِ مبارک میں باحیات (زندہ) ہیں جس طرح آپ ﷺ کی حیاتِ دنیاوی میں بلند آواز سے بات کرنے کی ممانعت بحکم خدا تھی، اب بھی ہے۔ آپ ﷺ کی جناب میں کسی بھی زبان میں درود وسلام عرض کر سکتے ہیں۔ آپ ﷺ اسکا جواب مرحمت (عطا) فرماتے ہیں۔ درود وسلام کے بعد اللہ تعالیٰ سے آپنے لئے آپ ﷺ کی شفاعت مانگیں۔ اپنے دل کی آواز میں اپنی "تمنا" آپ ﷺ کی جناب میں پیش کریں۔ آپ ﷺ کی خدمت میں باریابی (حاضری) کے وقت ہو سکے تو آپ ﷺ کے مبارک و پرنور چہرۂ اقدس کا تصور دل میں جمائیں اور یہ دھان رہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ ادنیٰ اُمتی کی حاضری سے آگاہ ہیں اور میری التجاء وتمنا سماعت فرما رہے ہیں۔

صلوٰت وسلام بحضورِ سید الانام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ السَّيِّدُ الْكَرِيْمُ ط وَ الرَّسُوْلُ الْعَظِيْمُ ط اَلرَّؤُفُ الرَّحِيْمُ ط وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ ط اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا وَ حَبِيْبِنَا وَ قُرَّةَ اَعْيُنِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ط اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ ط اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ ط اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ عِنْدَاللّٰهِ ط اَشْهَدُ اَنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ ط وَ جَزَاكَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنَّا وَ عَنْ وَّ الِدَيْنَا وَ عَنِ الْاِسْلَامِ خَيْرَ الْجَزَاء o

ترجمہ: سلام آپ پراے نبی سردار محترم، رسول معظم، شفقت ورحم اللہ کی رحمت اور

اسکی برکتیں درود اور سلام آپ پراے ہمارے سردار اور ہمارے نبی ہمارے پیارے اور ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک اے اللہ کے رسول۔ درود وسلام آپ پراے اللہ کے نبی، درود وسلام آپ پراے اللہ کے پیارے، درود وسلام آپ پراے مخلوق خدا میں سب بہتر، درود وسلام آپ پراے اللہ سے گناہ گاروں کی شفاعت کرنے والے۔ میں گواہی دیتاہوں بیشک اے اللہ کے رسول آپ نے اللہ کا پیغام (اسکے بندوں) تک پورطرح پہنچادیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری طرف سے اور ہمارے والدین کی طرف سے اور ملت اسلام کی طرف سے بہتر جزاء عطا فرمائے۔

صلوٰۃ والسلام کے بعد دو قدم سیدھی طرف ہٹکر پتّل نما (چھوٹے) حلقہ کے پاس سیدنا ابوبکر صیدق رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک کی زیارت کریں اور یہ کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِ نَا اَبَا بَکْرِ ‌نِ الصِّدِّیْقِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَى التَّحْقِیْقِ ط وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهٗ ط

پھر دو قدم سیدھے باز وہٹ کر تیسرے پتّل نما (چھوٹے) حلقہ کے پاس سیدنا عمر بن الخطاب رضی الہ عنہ کے مزارِ مبارک کی زیارت کرے اور کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّاب ط یَا ثَانِیَ الْخُلَفَآءِ السَّلَامِ عَلَیْكَ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهٗ ط

اکثر گنبد قضراء کے سامنے دست بستہ کھڑے رہ کر کثرت سے درود وسلام پڑھا کریں۔
نماز پنج وقتہ باجماعت مسجد نبوی میں پابندی سے ادا کریں۔

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ ہ

جنت البقیع

یہ مدینہ منورہ کا قبرستان ہے جو مسجد نبوی کے مشرقی سمت میں باب جبرئیل کے سامنے (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پینتی) واقع ہے۔ اس میں بیشمار صحابہ کرامؓ اور اولیاء اللہ آرام فرمارہے ہیں۔ (بقیع میں دفن ہونے والوں کو جنت کی بشارت ہے) اُم المومنین بی بی سید فاطمہ الزہر رضی اللہ عنہا بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلیفہ سوم سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی ان میں شامل ہیں۔ بقیع کی زیارت عصر اور مغرب کے درمیان کی جائے تو بہتر ہے۔ درود وسلام کی ابتداء سید بی بی فاطمہؓ کے روضہ مبارک سے کریں یا پھر کسی بھی جگہ سے کر سکتے ہیں۔

جب بقیع میں داخل ہوں یا اُس کے پاس سے گزرے تو یہ کہیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ فَاِنَّآ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَا حِقُوْنَ ط
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلَ الْبَقِيْعِ الْغَرْقَدِ ط اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَ لَهُمْ

ترجمہ:- تم پر سلام اے مؤمنوں کی بستی کے ساکنو، ہم بھی ان شاءاللہ تم سے آ ملنے والے ہیں۔ اے اللہ بقیعِ غرقد والوں کی مغفرت فرما۔ اے اللہ انہیں بھی معاف فرما اور ہم کو بھی معاف فرما۔ (ہماری بھی مغفرت فرما۔)

اسکے بعد یہ درود پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَصَلَّ اللّٰهُ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى مَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَ عَلٰى عِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ ط

Back to Questions

ترجمہ:-اے اللہ درود و سلام بھیج ہمارے نبیؐ اُمیؐ پر اور انکی آل اور اصحاب پر اور درود ہو تمام انبیاء مرسلین پر اور مقرب ملائکہ پر اور صالحین بندوں پر۔

جنت البقیع (مدینہ منورہ) اور جنت المعلیٰ (مکہ مکرمہ) کا خاکہ قارئین کی سہولت کیلئے صفحہ نمبر (42) پر ملاحظہ ہو۔ جنت المعلیٰ میں ام المومنین سید خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور بہت سے مؤمنین آرام فرما رہے ہیں۔ باقی اُمہات المؤمنین جن میں سید عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں جنت البقیع میں آرام فرما رہے ہیں۔ صرف بی بی میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار بدر کے راستہ میں واقعہ ہے۔

Back to Questions

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ، لَا شَرِيْكَ لَكَ ه

13 - صفحہ نمبر ۱۱ کا نقشہ بقیع ۔

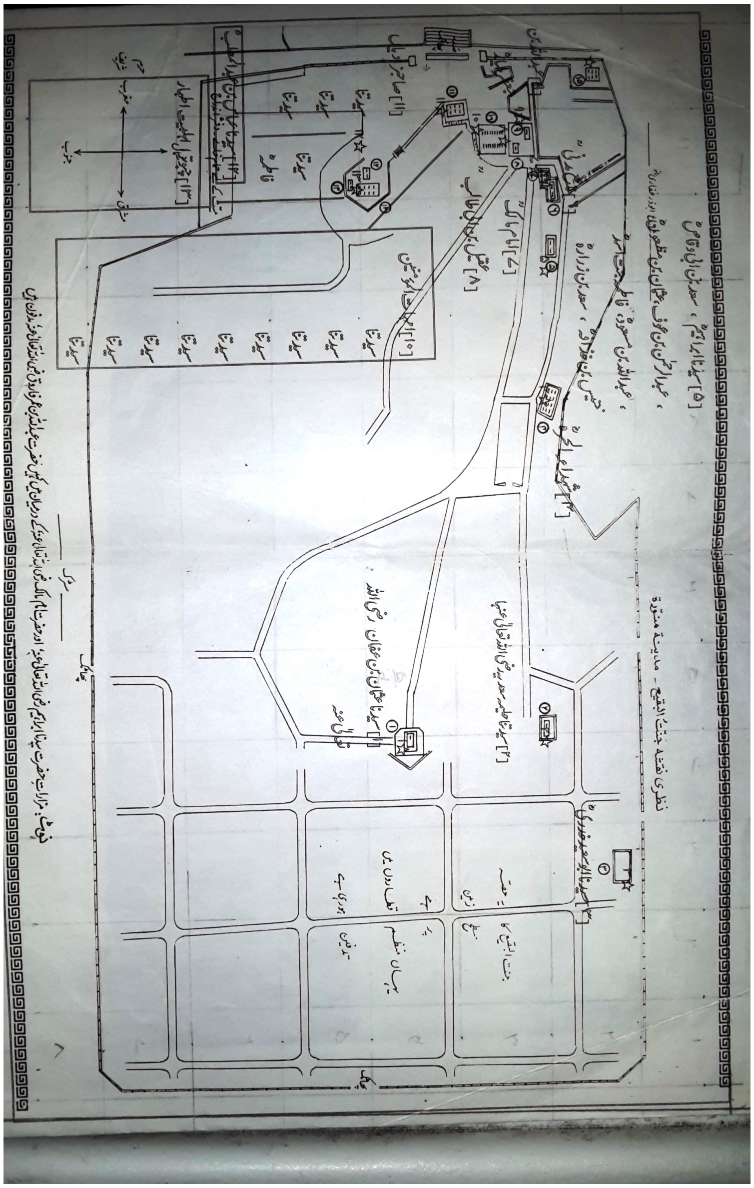

Not to be referred with the numbers given in the topic baqi

Back to Questions

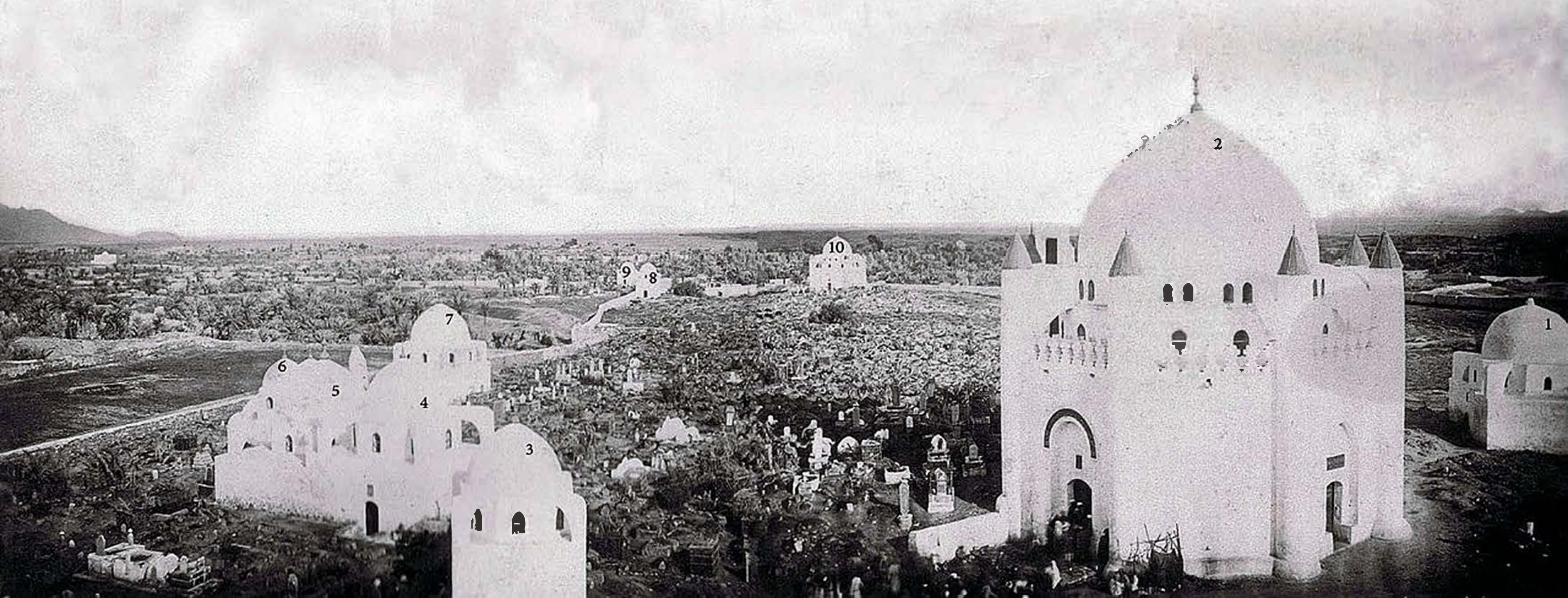

لَبَّیکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیکَ لَبَّیکَ لَا شَرِیکَ لَکَ لَبَّیکَ اِنَّ الحَمدَ وَالنِّعمَةَ لَکَ وَالمُلکَ لَا شَرِیکَ لَکَ

1۔ حضرت بی بی فاطمہؓ، حضرت عباسؓ، (چچا) امام حسنؓ۔ امام زین العابدینؒ۔ امام محمد باقرؒ۔ امام محمد جعفرؒ۔

2۔ بناتِ رسول ﷺ۔ رقیہؓ۔ سیدہ کلثومؓ۔ سیدہ زینبؓ

3۔ ازواجِ مطہرات۔ بی بی عائشہ صدیقہؓ جملہ 9 مزارات سوائے بی بی خدیجۃُ الکبریٰ جن کا مزار جدّہ کے جنت المالا میں ہے اور بی بی میمونہؓ جو بدر کے راستہ میں ہے۔

4۔ صحابہ رسول ﷺ حضرت جعفر طیارؓ اور امام ملکؒ

5۔ صحابہ حضرت عقیل بن ابی طالبؓ جو حضرت علیؓ کے بھائی ہیں اور حضرت سیدنا ابراہیمؑ صاحب زادہ رسول ﷺ (نونہال)

6۔ شہدائے جنگ احد کے صحبہ اکرامؓ

7۔ امیرالمومنین سیدنا عثمان غنیؓ۔ خلیفۃ رسول ﷺ (سوم)

8۔ دائی حضرت حلیمہ سعدیہؓ۔

9۔ حضرت صفیہؓ پھوپھی رسول ﷺ

10۔ اسکے علاہ ہزاروں صحابہ اکرامؓ مدفون ہیں جن کا بیان مشکل ہے۔

حدیث شریف بی بی عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہےء کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم بقیع کے قبرستان کو جایا کرتے اور دعائے مغفرت فرماتے۔

مستحب ہے کہ روزنہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر صدیقؓ اور سیدنا عمر فاروقؓ کی

زیارت کرنے کے بعد بقیع قبرستان کو بھی جایا کریں۔تا کہ صحابہ و اٰلِ نبی ﷺ وازواجِ مطہرات وتیسرے خلیفہ سیدنا عثمانِ غنیؓ ، کی بھی زیارت ہو۔اوراُن کے برکات سے فیض حاصل ہو۔

نوٹ:۔عصر کی نماز سے مغرب کی نماز تک روزانہ جنّت البقیع میں اندر جانے کی اجازت ہے۔ باقی وقت میں دروازہ بند رہتا ہے۔عورتیں فجر کی نماز کے بعد صرف باہر سے زیارت کرسکتی ہیں۔بقیع میں داخلہ عورتوں کے لئے منع رکھا گیا ہے۔